کو اس سازش میں فریق نہیں بننا چاہیے تھا۔ سانحہ ڈیرہ اسماعیل خان نہایت افسوس ناک واقعہ ہے۔ اور اس کی ذمہ دار مقامی انتظامیہ ہے۔ ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ حکمران اور انتظامیہ سازش کو بھانپے اور امن تباہ کرنے والے اصل مجرموں کو بے نقاب کریں۔

انسداد دہشت گردی کا نیا آرڈیننس اور تاجروں کی ہڑتال

۲۷ اگست کو صدر مملکت نے انسداد دہشت گردی کا جو آرڈیننس جاری کیا ہے اس کے تحت ہڑتال، تالہ بندی، بھتہ کی وصولی اور املاک کو نقصان پہنچانے پر سات سال قید کی سزا ہوگی جہاں تک بھتہ کی وصولی اور املاک کو نقصان پہنچانے کا تعلق ہے تو واقعی یہ ایک قومی جرم ہے اس کا ارتکاب کرنے والوں کو ضرور سزا ملنی چاہیے، لیکن ہڑتال اور احتجاج تو ہر شہری کا بنیادی حق ہے اس کو سلب کرنا صریحاً ظلم ہے اور شہری حقوق چھیننے کے مترادف ہے، حکومت کو قانون سازی کرتے وقت قومی سوچ کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ورنہ اس کے نتائج بہر صورت منفی ہوں گے، خصوصاً اس آرڈیننس کی زد میں تاجروں کو لانا مزید حماقت ہوگا، تاجر برادری آج کل سیلز ٹیکس کے خلاف سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے۔ ارباب اختیار کو تاجروں سے مذاکرات کر کے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہیے۔ قوم پہلے ہی ٹیکسوں کے ناقابل برداشت بوجھ تلے دبی ہوئی ہے۔ مزید ٹیکس لگانا صریحاً ظلم اور زیادتی ہے، یہ تو خود بھتہ وصول کرنے والی بات ہے۔ دوسری طرف اس آرڈیننس کے ذریعے سیاسی سرگرمیوں کو روکنے کا منطقی نتیجہ حکومت کی چھٹی ہے۔

قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیاں اور وفاقی کابینہ:

"دی نیوز" کی رپورٹ کے مطابق وفاقی کابینہ کے مسلسل تین اجلاسوں میں وزیر اعظم نے جن قومی مسائل پر گفتگو کی ان میں قادیانیوں کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ "دی نیوز" کے مطابق "کابینہ میں قادیانیوں کی اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیوں پر بھی غور ہوا اور یہ بات نوٹ کی گئی کہ قادیانی غیر ملکی روابط کے ذریعے حکومت پر دباؤ ڈالتے رہتے ہیں" (خبریں ملتان ۲۲۔ اگست ۱۹۹۹ء)

حیرانی اس بات پر ہے کہ حکومت نے قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں سے باخبر ہونے کے باوجود انہیں کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ قادیانی سر عام آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں مگر انہیں روکنے کے لیے قانون حرکت میں نہیں آتا۔ یہی بات تحریک تحفظ ختم نبوت کے رہنما کہیں تو فرقہ واریت بن جاتی ہے۔ حکمران کہیں تو اہم قومی مسئلہ ہوتی ہے۔ جب حکمرانوں کا اقتدار ڈولنے لگتا ہے تو انہیں قادیانی مسئلہ یاد آجاتا ہے۔ اگر ۱۹۷۴ء کے آئینی فیصلے اور ۱۹۸۴ء کے قانون امتناع قادیانیت پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے تو کسی قادیانی کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ اسلام اور پاکستان کے خلاف سرگرم ہو۔ ایک طرف تو حکومت نے سکہ بند قادیانی مجیب الرحمن کو احتساب سیل میں اہم ذمہ داری سونپی ہے۔ اور جھوٹے مدعی نبوت ملعون یوسف کذاب کو ضمانت پر رہا کیا ہے۔ قانون توہین رسالت کو امریکی آقاؤں کے اشارے پر غیر مؤثر کر دیا ہے۔ دوسری طرف قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کابینہ غور کر رہی ہے۔ یہ منافقانہ طرز عمل ہے۔ حکومت مخلص ہے تو ۷ ستمبر تک قادیانیوں کی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر ان کے تمام اثاثے ضبط کرے، دفاتر سیل کرے اور لٹریچر ضبط کرے اگر اس طرح حکومت اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دے تو ہم حکومت کی مکمل حمایت کریں گے۔